بسم اللہ الرحمن الرحیم

وکیل کے ذریعے سامان خرید کر وکیل کو ہی ادھار پر بیچنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میں نے ایک شخص کو پیسے دے رکھے ہیں، اور وہ میری اجازت سے ان پیسوں کے ساتھ میری طرف سے مال خریدتا ہے، اور پھر اس مال کو مجھ سے منافع کے ساتھ ادھار خریدلیتا ہے؟ مثلاً وہ مجھ سے پوچھتا ہے کہ: کیا میں فلاں چیز ایک روپے بیس پیسے میں آپ کے لیے خریدلوں، تو میں کہتا ہوں: خریدلو! پھر وہ خریدنے اور قبضہ کرنے کے بعد مجھ سے پوچھتا ہے کہ: کیا آپ یہ چیز مجھے ایک روپے پچاس پیسے میں تین دن کے ادھار پر بیچتے ہیں؟ تو میں اس کو بیچ دیتا ہوں، تو کیا ایسا کرنا درست ہے؟

جواب

خرید و فروخت کا مذکورہ طریقہ درست ہے، اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے۔ تفصیل اس میں یہ ہے کہ آپ کا اس شخص کو پیسے دے کر کہنا کہ "تم میری طرف سے فلاں چیز اتنی رقم میں خریدلو" یہ خریدنے کی وکالت ہے، اور خرید و فروخت وغیرہ عقود جو خود کرنا جائز ہے، ان کا دوسرے کو وکیل بنانا بھی جائز ہے، لہذا جب اس نے وکیل کے طور پر مال خریدلیا، تو خریداری درست ہوئی، اور اس کے بعد اس نے قبضہ کرلیا، تو اس کا قبضہ گویا آپ کا قبضہ ہوا، کیونکہ وکیل کا قبضہ، موکل (وکیل بنانے والے) کا قبضہ ہوتا ہے۔ پس قبضہ ہوجانے کے بعد آپ کو یہ مال آگے بیچنے کی اجازت ہے، لہذا آپ کا متعین نفع رکھ کر، ادھار کی معین مدت پر آگے بیچنا شرعا درست ہے۔

فتح القدیر میں ہے "كل عقد جاز أن يعقده الإنسان بنفسه جاز أن يوكل به غيره" ترجمہ: ہر وہ عقد جس کا انسان کو خود کرنا جائز ہے، اس کا غیر کو وکیل بنانا بھی جائز ہے۔ (فتح القدیر، جلد 7، صفحہ 502-501، دار الفکر، بیروت)

قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کرنے کے متعلق حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من ابتاع طعاما فلا يبعه حتى يقبضه، قال ابن عباس وأحسب كل شیء بمنزلة الطعام" ترجمہ: جس نے کھانا خریدا تو اس کو نہ بیچے یہاں تک کہ اس پر قبضہ کرلے۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں گمان کرتا ہوں کہ ہر چیز کا حکم کھانے کی طرح ہے۔ (صحیح مسلم، صفحہ 588، رقم الحدیث 1525، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

البنایۃ لشرح الھدایۃ میں ہے "بيع المنقول قبل القبض لا يجوز بالإجماع" ترجمہ: منقولی چیز کی قبضہ سے پہلے بیع بالاجماع ناجائز ہے۔ (البنایۃ شرح الھدایۃ، کتاب البیوع، باب الاقالۃ، جلد 8، صفحہ 299، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

فتاوی عالمگیری میں ہے "فإذا قبض الوكيل يصير المقبوض ملكا للموكله" ترجمہ: پس جب وکیل قبضہ کرلے تو مقبوض (جس چیز پر قبضہ کیا ہے وہ) موکل کی ملک ہوجائے گی۔ (فتاوی عالمگیری، الفصل الرابع فی الصوم، جلد 6، صفحہ 392، مطبوعہ بیروت)

ردالمحتار میں ہے "لأن قبض الوکیل کقبضه" ترجمہ: کیونکہ وکیل کا قبضہ، موکل ہی کے قبضے کی طرح ہے۔ (ردالمحتار، باب شروط الاجارہ، جلد6، صفحہ13، مطبوعہ بیروت)

خرید وفروخت میں مبیع (چیز) اور ثمن (قیمت) کا متعین ہونا یونہی ادھار خرید وفروخت کی صورت میں پیسے دینے کی مدت کا بیان ہونا ضروری ہوتا ہے توجب مذکورہ باتوں کی تعیین کے ساتھ ایجاب وقبول ہوجائے تو بیع لازم و تام ہوجاتی ہے چنانچہ تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے "وشرط لصحته معرفة قدر مبیع وثمن" ترجمہ: اور بیع کی صحت کے لیے مبیع (بیچی جانے والی چیز) اور ثمن (قیمت) کی مقدار کی معرفت شرط ہے۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار، کتاب البیوع، جلد7، صفحہ46، مطبوعہ کوئٹہ)

درمختار میں ہے "صح بثمن حال وھو الاصل ومؤجل الی معلوم لئلا یفضی الی النزاع" ترجمہ: بیع نقد ثمن کے ساتھ بھی درست ہے اور ادھار ثمن کے ساتھ بھی درست ہے جبکہ مدت معلوم ہو تاکہ یہ جھگڑے کی طرف نہ لے کر جائے۔

اس کے تحت ردالمحتار میں "(لئلا یفضی الی النزاع) تعلیل لاشتراط کون الاجل معلوما لان علمه لا یفضی الی النزاع" ترجمہ: تاکہ جھگڑے کی طرف نہ لے کر جائے یہ مدت معلوم ہونے کی شرط کی علت بیان کرنا ہے کیونکہ اس کا معلوم ہونا جھگڑنے کی طرف نہیں لے جائے گا۔ (ردالمحتار علی درمختار، کتاب البیوع، جلد7، صفحہ49-50، مطبوعہ: کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابوحفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5398

تاریخ اجراء: 26ربیع الاول1448ھ/09ستمبر2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net